رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ (۱۰۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّة

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع

قیمت سالانہ پیشگی

(۱) ہندوستان مین ؏

(۲) ہندوستان سے باہر ؏

(۳) لوکل خریدارون سے

(۴) اگر ایک پتہ پر تین اخبار منگوائے جاوین تو فی خریدار ؏

(۵) ہر خریدار کو خط و کتابت مین اپنے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے

ضوابط

(۱) ہر جمعہ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

(۲) تمام درخواستین بنام محمد افضل پروپرائیٹر آنی چاہئین

(۳) اشتہارات کی اجرت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

(۴) ہر دریافت طلب امر کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ ضرور آنا چاہئے ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

| نمبر ۱۴ | قادیان دارالامان - ۲۴ - اپریل ۱۹۰۳ء مطابق ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۱ھ | جلد ۲ |

ملفوظات و حالات حضرت احمد مرسل یزدانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۴ اپریل ۱۹۰۳ء

سیر

طلاق۔ ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ طلاق ایک وقت مین کامل نہین ہو سکتی طلاق مین تین طہر ہوئے ضروری ہین فقہاے نے ایک ہی مرتبہ تین طلاق دیدینی جائز رکھی ہے مگر ساتھ ہی اسمین یہ رعایت بھی ہے کہ عدت کے بعد اگر خاوند رجوع کرنا چاہے تو وہ عورت اُسی خاوند سے نکاح کر سکتی ہے اور دوسرے شخص سے بھی کر سکتی ہے۔

قرآن کریم کی رو سے جب تین طلاق دیدی جاوین تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہین کر سکتا جب تک وہ کسی اور کے نکاح مین آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمداً سے طلاق دیدیوے اگر وہ عمداً اسی لئے طلاق دیگا کہ اپنے پہلے خاوند سے وہ پھر نکاح کر لیوے تو یہ حرام ہوگا کیونکہ اسکا نام حلالہ ہے جو کہ حرام ہے فقہاے نے جو ایک دم کی تین طلاقون کو جائز رکھا ہے اور پھر عدت کے گذرنے کے بعد اوسی خاوند سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اُس نے اول اوسے شرعی طریق سے طلاق نہین دی۔

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو طلاق بہت ناگوار ہے کیونکہ اس سے میان بیوی دونون کی خانہ بربادی ہو جاتی ہے اس واسطے تین طلاق اور تین طہر کی مدت مقرر کی کہ اس عرصہ مین دونون اپنا نیک و بد سمجھکر اگر صلح چاہین تو کر لیوین۔

نماز جنازہ

فرمایا کہ اگر متوفی بالجہر مکفر اور مکذب نہ ہو تو اس کا جنازہ پڑھ لینے مین حرج نہین کیونکہ علام الغیوب خدا کی پاک ذات ہے فرمایا جو لوگ ہمارے مکفر ہین اور ہمکو صریحاً گالیان دیتے ہین اُن سے السلام علیکم مت لو اور اُن سے ملکر کہانا کہاؤ ہان خرید و فروخت جائز ہے اسمین کسیکا احسان نہین۔

جو شخص ظاہر کرتا ہے کہ مین نہ ادہر کا اور نہ ادہر کا ہون اصل مین وہ بھی ہمارا مکذب ہے اور جو ہمارا مصدق نہین اور کہتا ہے کہ مین ان کو اچھا جانتا ہون وہ بھی مخالف ہے ایسے لوگ اصل مین منافق طبع ہوتے ہین ان کا یہ اصول ہوتا ہے کہ با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام۔ ان لوگون کو خدا سے تعلق نہین ہوتا بظاہر کہتے ہین کہ ہم کسیکا دل دکھانا نہین چاہتے مگر یاد رکھو کہ جو شخص ایک طرف کا ہوگا اس سے کسی نہ کسی کا دل ضرور دکھیگا۔

من کل حدب ینسلون

فرمایا کہ مین نے اس آیت پر بڑی غور کی ہے اس کے یہی معنے ہین کہ ہر ایک بلندی سے دوڑین گے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دو صورتین ہین اول یہ کہ ہر ایک سلطنت پر غالب آجاوین گے دوم یہ کہ بلندی کی طرف انسان قوۃ اور جرأت کے بغیر دوڑ اور چڑھ نہین سکتا اور مذہب پر غالب آجانا بھی ایک بلندی ہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ ان پر وہ زمانہ بھی آویگا کہ مذہب کے اوپر سے بھی گذر جاوین گے یعنی اپنے اوس تثلیثی مذہب سے بھی عبور کر جاوین گے اور اس کو پاؤن کے نیچے مسل دیوینگے اور اسی سے ہمین ان کے اسلام مین داخل ہو جانے کی بو آتی ہے اب پہلی بات تو پوری ہو چکی ہے اب انشاء اللہ دوسری بات پوری ہوگی اور یہ باتین خدا کے ارادے کے ساتھ ہوا کرتی ہین جب خدا کی مشیت ہوتی تو ملائکہ نازل ہوتے ہین اور دلون کو حسب استعداد صاف کرتے ہین تب یہ کام ہوا کرتے ہین۔

اخلاق نبوی

فرمایا آنحضرت کے اخلاق کا نمونہ ایک صوفی لکھتا ہے کہ آپ کے پاس ایک نصرانی ملاقات کو آیا آپنے اس کو اپنا مہمان کیا رات کو کہانا اور بسترہ دیا مگر وہ کم بخت بہت کہا گیا رات کو بد ہضمی ہوئی تو لحاف مین اُس کا دست نکل گیا اس لئے شرمندہ ہوکر صبح کو چوری چوری چلدیا جب وہ دور نکل گیا تو آنحضرت کو معلوم ہوا کہ مہمان چلا گیا ہے۔ بستر دیکھا تو پاخانہ سے بھرا ہوا۔ آپنے اُسے اپنے ہاتھ سے دہونا شروع کیا صحابہ نے ہر چند اصرار کیا کہ ہم دہوئین مگر آپ نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تہا مجھے دہونے دو۔ ادہر راستہ مین نصرانی کو یاد آیا کہ وہ اپنی سونے کی صلیب بستر پر بہول آیا ہے اُسے لینے کے واسطے وہ واپس آیا دیکھا تو آپ وہی نجاست بہرا لحاف اپنے ہاتھ سے دہو رہے ہین اس نظارہ کو دیکھکر صلیبی ایمان پر اُس نے لعنت کی اور مسلمان ہو گیا۔

قبل از عشا

ایک عرب صاحب ملک مصر سے تشریف لائے ہوئے تھے اور قرآن شریف خوش الحانی سے پڑہتے تھے حضرت اقدس نے ان کا قرآن شریف سنکر ان کے لب و لہجہ کو بہت پسند کیا اور قرآن شریف کی عظمت کے خیال سے ان کی تکریم کی۔

سر کے درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی ؏

۵ اپریل ۱۹۰۳ء

کثرت بیماریوں کی وجہ ان مختلف امراض اور عوارض کے ذکر پر جو انسان کو لاحق ہوتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ چند ایک بیماریاں ہی انسان کو لاحق کر دیتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سی امراض ہیں جن میں وہ مبتلا ہوتا ہے اس قدر کثرت میں خدا تعالیٰ کی یہ حکمت معلوم ہوتی ہے تا کہ ہر طرف سے انسان اپنے آپ کو عوارضات اور امراض میں گھرا ہوا پا کر اللہ تعالیٰ سے ترسان و لرزان رہے اور اسے اپنی بے ثباتی کا ہردم یقین رہے اور مغرور نہ ہو اور غافل ہو کر موت کو نہ بھول جاوے اور خدا سے بے پروا نہ ہو جاوے

مرا بمرگ عدو جائے شادمانی نیست بعض مخالفین کے طاعون سے ہلاک ہونے کی خبر آئی۔ اس پر فرمایا کہ دشمن کی موت سے خوش نہیں ہونا چاہیئے بلکہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے ہر ایک شخص کا خدا تعالیٰ سے الگ الگ حساب ہے سو ہر ایک کو اپنے اعمال کی اصلاح اور جانچ پڑتال کرنی چاہیئے۔ دوسروں کی موت تمہارے واسطے عبرت اور ٹھوکر سے بچنے کا باعث ہونی چاہیئے نہ یہ کہ تم ہنسی ٹھٹھے میں بسر کر کے اور بھی خدا سے غافل ہو جاؤ۔

میں نے ایک جگہ توریت میں دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ اس میں فرماتا ہے کہ ایک وقت ہوتا ہے کہ جب میں ایک قوم کو اپنی قوم بنانی چاہتا ہوں تو اس کے دشمنوں کو ہلاک کر کر اسے خوش کرتا ہوں مگر اسی قوم کی بے اعتنائیوں سے ایک وقت پھر ایسا آجاتا ہے کہ اس کو تباہ کر کے اس کے دشمنوں کو خوش کرتا ہوں۔

اعمال کی دو قسمیں فرمایا اعمال دو قسم کے ہوتے ہیں بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ وہ دوسروں کی نظر میں نیک اور نمازی وغیرہ ہوتے ہیں مگر ان کا اندر بدیوں اور گناہوں سے بھرا ہوا ہوتا ہے دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا ظاہر و باطن یکسان ہوتا ہے وہ عند اللہ تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوتے ہیں مگر ان دونوں سے کامیاب ہونے والے وہی ہوتے ہیں جو عند اللہ متقی اور خدا کی نظر میں نیک ہوتے ہیں اور ان پر خدا راضی ہوتا ہے صرف لاف زنی کام نہیں آسکتی۔

اس وقت دو قوموں کا آپس میں مقابلہ ہے۔ ایک تو ہمارے مخالف ہیں اور دوسری ہماری جماعت اب خدا تعالیٰ دونوں کے دلوں کو دیکھتا اور ان کے اعمال سے آگاہ ہے وہی جانتا ہے کہ ہماری جماعت اس کی نگاہ میں کیسی ہے اور دشمن کیسے اور وہ اُن سے کہاں تک ناراض ہے پس ہر ایک کو چاہیئے کہ اپنا حساب خود ٹھیک کرے چاہیئے کہ دوسروں کا ذکر کرتے وقت تقوے سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اپنے اعمال کا خیال ہو۔ کہ کہاں تک ہم خدا کے منشاء کو پورا کر رہے ہیں یا صرف لافیں ہی لافیں ہیں۔ ابھی طاعون موقوف نہیں ہو گئی خدا جانے کب تک اس کا دورہ ہے اور اس نے کیا کچھ دکھانا ہے سات سال سے تو ہم برابر دیکھتے ہیں کہ یہ تو افیوں کا تریاقی ہی جاتی ہے اور پیچھے قدم نہیں ہٹاتی ہے ہر سال پہلے کی نسبت سنا جاتا ہے کہ ترقی پر ہے

زمانہ ایسا آیا ہوا ہے کہ لوگ اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں ہزار ہا انعامات اور خدا تعالیٰ کے فضل کے نشانات ہیں اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرنے سے تو نفس کو شرم نہ آئی کہ خدا کا بھی حق ادا کرے مگر شاید اس قہری نشان کو دیکھ کر اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں افسوس لوگ انعامات اور احسانات الٰہیہ سے تو شرمندہ نہ ہوئے اب اس عذاب ہی سے ڈر کر سنور جاویں ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ مسلمان کہلا کر مسلمانوں کی اولاد ہو کر اسلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسطرح گالیاں دیتے ہیں جیسے چوڑھے چمار کسی کو نکالا کرتے ہیں اللہ اور رسول سے ان کو بجز گالیوں کے اور کوئی تعلق ہی نہیں۔ بڑے گندہ دہن اور پرلے درجے کے عیاش بدمعاش۔ بھنگی چرسی قمار باز وغیرہ بن گئے ہیں۔

اب ایسے لوگوں کی زجر اور توبیخ کے واسطے خدا جوش میں نہ آوے تو کیا کرے خدا غیور بھی ہے وہ شدید العقاب بھی ہے ایسے لوگوں کی اصلاح بھلا بجز عذاب اور قہر الٰہی کے نازل ہونے کے ممکن ہے ہرگز نہیں۔ چونکہ بعض طبائع عذاب ہی سے اصلاح پذیر ہوتی ہیں اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذا جاء اجلھم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔ جب عذاب الٰہی نازل ہو جاتا ہے تو پھر وہ اپنا کام کر کے ہی جاتا ہے اور اس ہدایت سے یہ بھی مستنبط ہوتا ہے کہ قبل از نزول عذاب توبہ و استغفار سے وہ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے

گناہ ایک ایسا کیڑا ہے جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے مگر اس کا علاج استغفار ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے! یہی جو گناہ صادر ہو چکے ہیں ان کے بد ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر نہیں ہوئے اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں ان کے صدور کا ہی وقت نہ آوے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جاویں یہ وقت خوف کا ہے اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف ہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے مگر قبل از نزول عذاب۔ اور جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آوے اور اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے۔

---

۶ اپریل ۱۹۰۳ء

قبل از عشا فرمایا کہ ہمارے دوستوں کو بعض وقت دعا کے متعلق ابتلا پیش آجاتے ہیں اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ ان کو دعا کی حقیقت سے اطلاع دی جاوے اور اسی لئے میں نے حقیقت الدعا کے نام سے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے مگر چونکہ طبیعت علیل ہی ہے اس لئے ختم نہیں کر سکا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام مدار دعا پر ہی تھا اور ہر ایک مشکل میں آپ دعا ہی کرتے تھے ایک روایت سے ثابت ہے کہ آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہو گئے ہیں تو کیا آپ نے اُن کے حق میں دعا نہ کی ہوگی۔

آج کل ایک عام غلط فہمی لوگوں کے دلوں میں پڑ گئی ہے اور یہ اس جہالت کے زمانے کی نشانی ہے اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں بزرگ فلاں اولیاء کی ایک پھونک مارنے سے صاحب کمال ہو گیا اور فلاں کے ہاتھ سے مردے زندے ہوئے۔

اس کے بعد چند ایک احباب جو کہ گوجرانوالہ کے ضلع سے حضرت اقدس کی ملاقات کے واسطے تشریف لائے تھے آپ سے ملاقات کی انہوں نے ..... بیان کیا کہ گھر سے نکلکر جہاں جہاں ہمیں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا ہے وہاں ہی ابتلا پیش آیا کسی نے کہا کہ میرزا صاحب کو جذام ہے کہیں سنا کہ خدا نخواستہ میرزا صاحب زیر جراحت ہیں۔ کہیں سنا کہ فوت ہو گئے ہیں مگر چونکہ ہم نے دل میں ٹھانی تھی کہ ضرور قادیان پہنچنا ہے اس لئے آگئے ورنہ ہمارے واپس جانے میں کوئی شبہ باقی نہ تھا۔ پھر انہیں سے ایک نے حضرت اقدس کا دست مبارک پکڑ کر دوسروں کو دکھایا کہ اب دیکھ کر اپنے شبہات دور کر لو اور کہا کہ جو ان کو جذام بتلاتے ہیں خدا خود ان کو مجذوم کرے اس کے بعد ان سب نے بیعت کی اور بعد بیعت ان کو حضرت اقدس نے نصیحت فرمائی۔

بیعت اور توبہ بیعت میں انسان زبان کے ساتھ گناہ سے توبہ کا اقرار کرتا ہے مگر اسطرح سے

اس کا اقرار جائز نہیں ہوتا جب تک دل سے وہ اس اقرار کو نہ کرے یہ خدا تعالےٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ جب سچے دل سے توبہ کی جاتی ہے تو وہ اُسے قبول کرلیتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی میں توبہ کرنیوالے کی توبہ قبول کرتا ہوں خدا تعالےٰ کا یہ وعدہ اوس اقرار کو جائز قرار دیتا ہے جو کہ سچے دل سے توبہ کرنے والا کرتا ہے اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے اس قسم کا اقرار نہ ہوتا تو پھر توبہ کا منظور ہونا

سچے دل سے جو اقرار کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھر خدا تعالےٰ بھی اپنے تمام وعدے پورے کرتا ہے جو اس نے توبہ کرنیوالوں کے ساتھ کئے ہیں۔ اور اسی وقت سے ایک نور کی تجلی اس کے دل میں شروع ہو جاتی ہے جب انسان یہ اقرار کرتا ہے کہ میں تمام گناہوں سے بچوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا تو اس کے یہ معنے ہیں کہ اگرچہ مجھے اپنے بھائیوں۔ قریبی رشتہ داروں اور سب دوستوں سے قطع تعلق چھوڑتا ہوں ایسے لوگوں پر خدا کا فضل ہوتا ہے کیونکہ انہی کی توبہ دلی توبہ ہوتی ہے پھر جو لوگ دل سے دعا کرتے ہیں خدا ان پر رحم کرتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ آسمان زمین اور سب اشیاء کا خالق ہے ویسے ہی وہ توبہ کا بھی خالق ہے اور اگر اس نے توبہ کو قبول کرنا نہ ہوتا تو وہ اسکو پیدا ہی نہ کرتا۔ گناہ سے توبہ کرنا کوئی چھوٹی بات نہیں سچی توبہ کرنے والا خدا سے بڑے بڑے انعام پاتا ہے۔ یہ اولیا قطب اور غوث کے مراتب اسی واسطے لوگوں کو ملے ہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ سے ان کا پاک تعلق تھا اس واسطے ہرگز نہیں ہے کہ وہ منطق۔ فلسفہ اور دیگر علوم طبعیہ وغیرہ سے ماہر تھے جو لوگ خدا تعالےٰ پر بھروسا کرتے ہیں وہ ان بندوں میں داخل ہو جاتے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔

اس شرط سے دین کو کبھی قبول نہ کرنا چاہیئے کہ میں مالدار ہو جاؤنگا مجھے فلاں عہدہ مل جاویگا یا در کھو کہ شرطی ایمان لانے والے سے خدا بیزار ہے۔ بعض وقت مصلحت الٰہی یہی ہوتی ہے کہ دنیا میں انسان کی کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی طرح طرح کے آفات۔ بلائیں۔ بیماریاں اور نامرادیاں لاحق حال ہوتی ہیں مگر اُن سے گھبرانا نہ چاہیئے۔ موت ہر ایک کے واسطے کھڑی ہے اگر بادشاہ ہو جاوے گا تو کیا موت سے بچ جاویگا غریبی میں بھی مرنا ہے بادشاہی میں بھی مرنا ہے اس لئے سچی توبہ کرنیوالے کو اپنے ارادوں میں دنیا کی خواہش نہ ملانی چاہیئے۔

خدا تعالےٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی

ہی کرنا پڑے گی مگر میں خدا تعالیٰ کو سب پر مقدم رکھونگا اور اسی کے لئے اپنے تعلقات

ضائع نہیں ہوتا جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہشیں اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہوکر اس کی طرف جھک جاوے جو اسطرح جھکتا ہے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے جیسے کہ وہ خود وعدہ فرماتا ہے ہے من یتق الله یجعل له مخرجا ویرزقه من حیث لا یحتسب اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت۔ علم۔ وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں خدا تعالےٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ من یعمل مثقال ذرة خیراً یره۔ ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے معمولی کام کرتے مگر خدا تعالےٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آتے جاتے ہیں جیسا کہ اس کا وعدہ ہے کتب الله لاغلبن انا ورسلی یعنی خدا تعالےٰ نے لکھدیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو وہ سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے جیسے خدا تعالےٰ بڑا ہے۔ اسیطرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ آخر کار خدا کا خلیفہ بنجاتا ہے۔

اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور نہ کرو کہ اُسے یونہی چھوڑ جاؤ بلکہ اُسے ایک امانت اللہ تعالےٰ کی خیال کرو۔ توبہ کرنیوالا خدا تعالےٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے واصنع الفلك اور پھر یہ بھی فرمایا ہے ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم جیسطرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسکو بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے اسیطرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ اسلئے توبہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ پہنچیں گے بلکہ اولاد تک

بھی پہنچینگے سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں۔

دنیوی لوگ اسباب پر بھروسا کرتے ہیں مگر اللہ تعالےٰ اسباب کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کردیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کرکے کرتا ہے اور کسیوقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو جسطرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسیطرح خدا تعالےٰ کے ذکر سے غفلت کرنیوالا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دیسکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ ہو جاوے اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے آجکل اس توبہ میں بڑے بڑے مشکلات ہیں۔ اب یہاں سے جاکر تم کو بہت کچھ سننا پڑے گا اور لوگ کیا کیا باتیں بنائیں گے کہ تم نے ایک مجذوم۔ کافر۔ دجال۔ وغیرہ کی بیعت کی۔ ایسا کہنے والوں کے سامنے جوش ہرگز مت دکھانا تم تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر کے واسطے مامور کئے گئے ہیں اس لئے چاہیے کہ تم ان کے لئے دعا کرو کہ خدا ان کو بھی ہدایت دے اور جیسے کہ تم کو امید ہے کہ وہ تمہاری باتوں کو ہرگز قبول نہ کرینگے تم بھی اُن سے منہ پھیر لو۔

ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار۔ توبہ۔ دینی علوم کی واقفیت۔ خدا کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔

۷ و ۸ اپریل ۱۹۰۳ء

۷، ۸ اپریل کو کوئی قابل اشاعت ذکر نہیں ہوا۔

۹ اپریل ۱۹۰۳ء

مجلس قبل از عشا | اول طاعون کے ٹیکہ کے متعلق بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی اسکے بعد توبہ

کا نوکر چل پڑا۔

توحید اور شرک اور اسباب

فرمایا کہ توحید اس کا نام نہیں کہ صرف زبان سے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہہ لیا بلکہ توحید کے یہ معنے ہیں کہ عظمت الٰہی بخوبی دل میں بیٹھ جاوے اور اس کے آگے کسی دوسرے شے کی عظمت دل میں جگہ نہ پکڑے ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون کا مرجع اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو سمجھا جاوے اور ہر ایک امر میں اسی پر بھروسہ کیا جاوے کسی غیر اللہ پر کسی قسم کی نظر اور توکل ہرگز نہ ہو اور خدا کی ذات میں اور صفات میں کسی قسم کا شرک جائز نہ رکھا جاوے اس وقت مخلوق پرستی کے شرک کی حقیقت تو کھل گئی ہے اور لوگ اس سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یورپ وغیرہ تمام بلاد میں عیسائی لوگ ہر روز اپنے مذہب سے متنفر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ روزمرہ کے اخباروں رسالوں اور اشتہاروں سے جو یہاں پڑھے جاتے ہیں اس بات کی تصدیق ہوتی ہے الغرض مخلوق پرستی کو اب کوئی نہیں مانتا۔ ہاں اسباب پرستی کا شرک اس قسم کا شرک ہے کہ اس کو بہت لوگ نہیں سمجھتے مثلاً کسان کہتا ہے کہ میں جب تک کھیتی نہ کروں گا اور وہ پھل نہ لائے گی تب تک گذارہ نہیں ہو سکتا اسی طرح ہر ایک پیشہ والے کو اپنے پیشے پر بھروسہ ہے اور انہوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ اگر ہم یہ نہ کریں تو پھر زندگی محال ہے اس کا نام اسباب پرستی ہے اور یہ اس لئے ہے کہ خدا کی قدرتوں پر ایمان نہیں ہے پیشہ وغیرہ تو درکنار پانی ہوا غذا وغیرہ جن اشیاء پر مدار زندگی ہے یہ بھی انسان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا اذن نہ ہو اسی لئے جب انسان پانی پئے تو اسے خیال کرنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو پیدا کیا ہے اور پانی نفع نہیں پہنچا سکتا جب تک خدا تعالیٰ کا ارادہ نہ ہو۔ خدا کے ارادے سے پانی نفع دیتا ہے اور جب خدا چاہتا ہے تو وہی پانی مضر دیتا ہے ایک شخص نے ایک دفعہ روزہ رکھا۔ جب افطار کیا تو پانی پیتے ہی لیٹ گیا اس کے لئے پانی ہی نے زہر کا کام کیا جو کام ہے خواہ معاشرۃ کا خواہ کوئی اور جب تک اس میں آسمان سے برکت نہ پڑے تب تک مبارک نہیں ہوتا غرض کہ اللہ کے تصرفات پر کامل یقین چاہیئے جس کا یہ ایمان نہیں ہے اس میں دہریت کی ایک رگ ہے پہلے ایک امر آسمان پر ہو رہتا ہے تب زمین پر ہوتا ہے۔

لاف و گذاف کا نام توحید نہیں مولویوں کی طرف دیکھو کہ دوسروں کو وعظ کرتے ہیں اور آپ کچھ عمل نہیں کرتے اسی لئے اب ان کا کسی قسم کا اعتبار نہیں رہا ہے

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ وہ وعظ کر رہا تھا سامعین میں اس کی بیوی بھی موجود تھی۔ اتفاقاً صدقہ خیرات اور مغفرت کا وعظ اس نے کیا جس سے مؤثر ہو کر ایک عورت نے پاؤں سے ایک پازیب اتار کر واعظ صاحب کو دیدی جب پر واعظ صاحب نے کہا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جلے یہ سنکر اس نے دوسری بھی دیدی۔ جب گھر میں آئے تو بیوی نے بھی اس وعظ پر عمل در آمد چاہا کہ تا جوں کو کچھ دے کر مولوی صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں سنانے کی ہوتی ہیں کرنے کی نہیں ہوتیں اور کہا کہ اگر ایسا کام ہم نہ کریں تو گزارہ نہیں ہوتا انہی کے متعلق یہ ضرب المثل خوب ہے ؎

واعظان کین جلوہ بر محراب و ممبر میکنند
چون بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

تعبیر رویا

مردہ کو کلمہ پڑھتے سننا۔ یعنی دین کا دوبارہ سرسبز ہونا

بڑ۔ یعنی بوہڑ کے درخت سے مراد نصاریٰ کا دین ہے کہ جس کی عظمت اور سرکشی تو بہت ہے مگر پھل ندارد

---

۱۰ - اپریل ۱۹۰۳ء

گناہ

بعد از نماز جمعہ چند اشخاص نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے ذیل کی تقریر فرمائی۔

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کریگا اس کے گناہ بخشدوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان تمام احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ؛

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کر دیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے بہت لوگ ہیں کہ توبہ کر کے بھول جاتے ہیں مثلاً حج کرنے والے حج کر کے آتے ہیں اور واپس آ کر چند دنوں کے بعد پھر سابقہ بدیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو ان کے ایسے حج سے کیا فائدہ۔ خدا تعالیٰ گناہوں سے ہمیشہ بیزار ہے اس لئے انسان کو گناہ سے ہمیشہ بچنا چاہیئے۔ جو شخص اسباب پر قادر ہو کر گناہ چھوڑے اور پھر نہ چھوڑے تو خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ضرور پکڑے گا اگر تم چاہتے ہو کہ اس توبہ کے درخت سے پھل کھاؤ اور تمہارے گھر وباؤں سے بچے رہیں تو چاہیئے کہ سچی توبہ کرو۔

خدا تعالیٰ اپنی سنت کو نہیں بدلا کرتا جیسے قرآن شریف میں ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور جو انسان ذرہ سی بھی نیکی کرتا ہے تو خدا اُسے ضائع نہیں کرتا اسی طرح جو ذرہ بھر بدی کرتا ہے اس پر بھی خدا تعالیٰ مواخذہ کرتا ہے پس جب یہ حالت ہے تو گناہ سے بہت بچنا چاہیئے۔

گناہ کی پرواہ نکرنی

بعض لوگ گناہ کرتے ہیں اور پھر اس کی پرواہ نہیں کرتے گویا گناہ کو ایک شیرین شربت کی مثال خیال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے کوئی نقصان نہ ہوگا مگر یاد رکھیں کہ جیسے خدا تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے ویسے ہی وہ بڑا بے نیاز بھی ہے۔ جب وہ غضب میں آتا ہے تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا وہ فرماتا ہے ولا یخاف عقبٰہا یعنی کسی کی اولاد کی بھی اُسے پرواہ نہیں ہوتی کہ اگر فلاں شخص ہلاک ہوگا تو اس کے یتیم بچے کیا کریں گے آجکل دیکھو یہی حالت ہو رہی ہے آخر کار ایسے بچے پادریوں کے ہاتھ پڑ جاتے ہیں اس لئے گناہ کر کے کبھی بے پرواہ مت ہو اور ہمیشہ توبہ کرو۔ یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہونچ گیا ہوں بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہر مگر قبول نہیں ہوتی یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو میٹھا اس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہوگا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دیگا یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کا بالکل مطیع ہو اور پھر اس کی دعا قبول نہ ہو ہاں

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سر درد کیوں نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی عمر

یہ ضروری ہے کہ اس کے مقررہ شرائط کو کامل طور پر ادا کرا ے جیسے ایک انسان اگر دوربین سے دور کی شے نزدیک دیکھنا چاہتے تو جب تک وہ دوربین کے آلہ کو ٹھیک ترتیب پر نہ رکھے فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال نماز اور دعا کا ہے اسیطرح ہر ایک کام کے ایک شرط ہو جب وہ کامل طور پر ادا ہو تو اس سے فائدہ ہوا کرتا ہے اگر کسی کو پیاس لگی ہو اور پانی اس کے پاس بہت سا موجود ہے مگر وہ پیئے نہ تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یا اگر اس مین سے ایک دو قطرہ پیئے تو کیا ہوگا پوری مقدار پینے سے ہی فائدہ ہوگا غرضیکہ ہر ایک کام کے واسطے خدا نے ایک حد مقرر کی ہے جب وہ اس حد پر پہنچتا ہے تو بابرکت ہوتا ہے اور جو کام اس حد تک نہ پہونچین تو وہ اچھے نہین کہلاتے اور نہ ان مین برکت ہوتی ہے۔

عاجزی اختیار کرنی چاہئے عاجزی کا سیکھنا مشکل نہین ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے **ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**

تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزین ہین اگر وہ اس بناوٹ کو کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت مین عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں مین امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائین بہت کرو اور اپنے گھرون کو دعاؤن سے پر کرو جس گھر مین ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا اسے برباد نہین کیا کرتا لیکن جو سستی مین زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہین۔ اگر تم ہر وقت اللہ کو یاد رکھوگے تو یقین رکھو کہ اللہ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے نہ اسکو کوئی ضرورت ہے کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو۔ انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے **ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسہم** اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نکرے جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نکرے تب تک خدا عذاب کو دور نہین کرتا ہے۔

یہ دنیا خود بخود نہین ہے اس کے لئے ایک خالق ہے اور جو کچھ ہو رہا ہے اس کی مرضی سے ہو رہا ہے بغیر اس کے رضا کے ایک ذرہ حرکت نہین کر سکتا جو اللہ تعالیٰ سے ترسان رہیگا وہ خود محسوس کرے گا کہ اس مین ایک فرقان (فرق کرنیوالی شے دوسرون سے) پیدا ہو گیا ہے مگر شرط یہ ہے کہ شیطانی سیرت کا انسان نہ ہو تکالیف تو نبیون پر بھی آتی ہین مگر وہ عام لوگون کی طرح نہین بلکہ انکے لئے وہ باعث برکت ہوتی ہین ✦

دغاباز آدمی کی نماز قبول نہین ہوتی وہ اس کے منہ پر پر ماری جاتی ہے کیونکہ وہ دراصل نماز نہین پڑھتا بلکہ خدا کو رشوت دینا چاہتا ہے مگر خدا کو اس سے نفرت ہوتی ہے کیونکہ وہ رشوت کو خود پسند نہین کرتا ✦

نماز کوئی ایسی ویسی شے نہین ہے بلکہ یہ وہ شے ہے جسمین **اھدنا الصراط المستقیم** الخ جیسی دعا کی جاتی ہے اس دعا مین یہ بتلایا گیا ہے کہ جو لوگ برے کام کرتے ہین ان پر دنیا مین خدا کا غضب آتا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہیے جو کام ہوتا ہے اس کے ارادے سے ہوتا ہے. چنانچہ طاعون بھی اسی کے حکم سے آئی ہے۔ یہ دنیا سے رخصت نہ ہوگی جب تک ایک تغیر عظیم پیدا نہ کرے جو اس سے نہین ڈرتا وہ بڑا بدبخت ہے اور اس کے استیصال کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ یہ کہ اپنے آپ کو پاک کرو کیونکہ اگر پاک ہوکر مر بھی جاویگا تو بھی بہشت کو پہونچیگا۔ مرنا تو سب نے ہے مومن نے بھی اور کافر نے بھی۔ مگر مومن اور کافر کی موت مین خدا فرق کر دیتا ہے ✦

دیکھو ان باتون کو منتر جنتر نہ سمجھو اور یہ خیال نہ کرو کہ یون ہی فائدہ ہو جاویگا جیسے کہ بھوکے کے سامنے روٹیون کا انبار فائدہ نہین دیتا جب تک کہ وہ نہ کھاوے اسیطرح آپکے اقرار کے مطابق جب تک کوئی اپنے آپ کو گناہ سے نہ بچاوے گا اُسے برکت نہ ہوگی یاد رکھو کہ **مین اس بات پر شاہد ہون۔ کہ مین نے تم کو سمجھا دیا ہے**

اب تم کو چاہیے کہ برائیون سے بچنے کے واسطے خدا تعالیٰ سے دعا کرو تاکہ بچے رہو جو شخص بہت دعا کرتا ہے اس کے واسطے آسمان سے توفیق نازل کی جاتی ہے کہ گناہ سے بچے اور دعا کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گناہ سے بچنے کے لئے کوئی نہ کوئی راہ اُسے مل جاتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے **یجعل لہ مخرجا** یعنی جو امور اُسے کشان کشان گناہ کی طرف لے جاتے ہین اللہ تعالیٰ ان امور سے بچنے کی توفیق اُسے عطا فرماتا ہے قرآن کو بہت پڑھنا چاہئے اور پڑھنے کی توفیق خدا سے طلب کرنی چاہیئے کیونکہ محنت کے سوا انسان کو کچھ نہین ملتا کسان کو دیکھو کہ جب وہ زمین مین ہل چلاتا ہے اور قسم قسم کی محنت اٹھاتا ہے تب پھل حاصل کرتا ہے مگر محنت کے لئے زمین کا اچھا ہونا شرط ہے اسیطرح انسان کا دل بھی اچھا ہو سامان بھی عمدہ ہو سب کچھ کر بھی سکے تب جا کر فائدہ پاویگا **لیس للانسان الا ما سعیٰ** دل کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط باندھنا چاہئے جب یہ ہوگا تو دل

خود خدا سے ڈرتا رہے گا اور جب دل ڈرتا رہتا ہے تو خدا کو اپنے بندے پر خود رحم آجاتا ہے اور پھر تمام بلاؤن سے اُسے بچاتا ہے۔

گناہ سے بچو۔ نماز ادا کرو۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھو خدا کا سچا غلام وہی ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتا ہے۔

ہر ایک شخص کو خود بخود خدا سے ملاقات کرنے کی طاقت نہین ہے اس کے واسطے۔ واسطہ ضرور ہے اور وہ واسطہ **قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم** ہین اسواسطے جو آپ کو چھوڑتا ہے وہ کبھی بامراد نہ ہوگا انسان تو دراصل بندہ یعنی غلام ہے غلام کا کام یہ ہوتا ہے کہ مالک جو حکم کرے اُسے قبول کرے اسیطرح اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ اس کے غلام ہو جاؤ قرآن کریم مین خدا فرماتا ہے **قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسکم** اس جگہ بندون سے مراد غلام ہی ہین نہ کہ مخلوق۔ رسول کریم کے بندہ ہونے کے واسطے ضروری ہے کہ آپ پر درود پڑھو اور آپکے کسی حکم کی نافرمانی نکرو۔ سب حکمون پر کاربند ہو جیسے کہ حکم ہے **قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ** یعنی اگر تم خدا سے پیار کرنا چاہتے ہو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پورے فرمانبردار بن جاؤ اور رسول کریم کی راہ مین فنا ہو جاؤ تب خدا تم سے محبت کرے گا ✦

جب لوگ بدعتون پر عمل کرتے ہین تو وہ کہدیتے ہین کہ کیا کرین دنیا سے چھٹکارا نہین ملتا یا کہتے ہین کہ ناک کٹ جاتی ہے ایسے وقت مین گویا اللہ تعالیٰ خدا تعالے کے اس فرمان کو چھوڑتا ہے جو رسول کریم کی اطاعت کا ہے اور خیال کرتا ہے کہ خدا تعالے سے محبت کرنا بے فائدہ ہے ✦

الہام ۱۸ اپریل کی شام کو حضرت اقدس نے فرمایا کہ مین لیٹا ہوا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نظر کے آگے سے پھر گئے پھر یہ لفظ الہام ہوئے۔

ساخبرہ فی آخر الوقت

انک لست علی الحق ✦

سر درد کی گولی۔ کیسا ہی سردرد کیون نہ ہو آرام ہو جاتا ہے قیمت ۱۶ گولی عہ

…آن مجید … مطبع نظامی کی … اس کی تخریج … ہر ایک صفحہ ایک … ہر ایک جزو … خواہ انسان … علی ہذا القیاس … جزو … الگ ہو سکتی ہے … خوبی سے … صاف پڑھا جاتا ہے … صفحہ … قیمت معمولی … احمد … سے طلب

ڈائری اس کی ترتیب اور اشاعت

اس عنوان سے ایک مضمون ۱۴ عصر الحکم مین نکلا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ حضرۃ امام الزمان کی ڈائری ایسی شے نہین ہے کہ ہر ایک شخص اسکے لکھنے کے واسطے قلم اوٹھائے اور نہ اس قوم ماموریں کے قول وفعل سے مفید نتائج اور تعلیم کا پیدا کر لینا ہر ایک انسان کا کام ہے اور اگرچہ یہ ہمارا اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی قول وفعل ایسا نہین ہوتا جو اللہ تعالےٰ کی جلی یا خفی وحی کے ماتحت نہ ہو مگر ہم یہ کبھی نہین مان سکتے کہ ہر شخص ان اسرار اور رموز کو سمجھ سکتا ہے جو اس کی تہ مین ہون .... اور ہمین اس امر کے اعتراف مین کوئی افسوس اور شرم نہین ہے کہ ممکن ہے بسا اوقات ہم اس فرض کو کما حقہٗ ادا نکر سکین کیون کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ مامور کی ڈائری لکھنے والا انبیاء علیہم السلام کی سیرۃ اور بجائے خود علم السیرۃ کے اغراض اور مقاصد پر غائر نظر رکھتا ہو اور ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ امام الزمان کی ڈائری لکھنے کا اصل حق حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب یا حضرت حکیم الامتہ کا ہو سکتا ہے .... اس لئے ہم نے اس کی ضرورت کو محسوس کر کے بڑی احتیاط کے ساتھ ڈرتے ڈرتے اس سلسلہ کو شروع کیا ہوا تہا جو ابتک جاری ہے۔

لیکن اب تو یہ سمجھو کہ اس سلسلہ کی ترقی کی ضرورت پیش آئی یا کچھہ اور اور اسباب واقع ہوئے کہ مطبوعہ ڈائریون سے گزر کر قلمی ڈائریان بھی لکھی جانی شروع ہوئین اور ایک رنگ مین شائع کی جاتی ہین اور اس سے ایک نقص یہ پیدا ہو گیا ہے کہ بعض امور جو کہ ڈائری کے تحت مین نہین آسکتے اور نہ ان کو حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے قول فیصل کے ماتحت رکھا جا سکتا ہے اشاعت پاتے ہین ہماری معمولی فروگذاشت یا عدم احتیاط قوم کے لئے مضر ثابت ہو سکتی ہے اور بجائے مفید ہونے کے ہم قوم کے لئے خطرناک ہو سکتے ہین اس لئے اپنی ان ذمہ واریون کو سمجھتے ہوئے ہم کو کئی مرتبہ ضرورت پیش آئی کہ ہم نے ڈائری کے متعلق اپنی برئیت کے اعلان دئے اور بتایا کہ اس مین ہمارا اپنا کس قدر تصرف ہوتا ہے۔

یہ خلاصہ اس مضمون کے جزو اعظم کا ہے جو کہ الحکم مین شائع ہوا ہے اور ہمین اس سے بکلی اتفاق ہے اور ہم طیار تہے کہ حضرۃ اقدس کے ان الفاظ کے بعد کہ یا ہم کو خاموش رہنا پڑیگا یا اخبار بند ہو نگے ایک آرٹیکل اس مضمون پر لکھتے کیونکہ اب اخبار البدر بھی آہستہ آہستہ الحکم کے ساتھ احمدی قوم کا ایک آرگن بنتا جاتا ہے اور گو ابھی اس کی عمر ۶ ماہ کی ہے مگر احمدی جماعت نے جس مستعدی سے اس کی خدمات کو قبول کیا ہے وہ بتلاتی ہے کہ انشاء اللہ البدر بہت جلد احمدی جماعت کا ایک بڑا بہاری آرگن ہو جاویگا اور اس کی آواز بھی ایک قوم کی آواز ہوگی اور جیسی کہ یہ بڑھ رہا ہے اس کی ذمہ داریان بھی ویسی ہی بڑھ رہی ہین بلکہ جو کچھہ شکریہ کی رائین اور خیالات البدر کی نسبت احمدی احباب نے اظہار کئے ہین وہ بتلاتے ہین کہ احمدی جماعت اس اخبار کی اس لئے بھی بہت مشکور ہے کہ اسکی اجرا سے تازہ حالات اور تقریرین پہونچنے کی ایک راہ کہل گئی ہے جو کہ قبل ازین بند تہی ہان جیسا کہ حدیث شریف مین آیا ہے اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ کہ مومن کی فراست سے ڈرو وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اسیطرح جب کسی ذراسی فروگذاشت پر ذکر آتا رہا ہے تو حضرت حجۃ اللہ علی الارض نے ایک ہی دفعہ بلکہ دو تین دفعہ اس امر کا اظہار کیا ہے کہ اگرچہ ہمارا ان اخبارون سے کوئی تعلق نہین ہے۔ مگر چونکہ یہ لوگ ہماری کلام نقل کرتے ہین اس مین غلطیون کے ہو جانے کا امکان ہے اور کبھی الہام غلط لکھا جاتا ہے اور کبھی مقدم موخر لکھدیا کرتے ہین اس سے مخالف کو ایک موقعہ اعتراض کا ملتا ہے اس لئے احتیاط ضروری ہے اور پھر آخرکار اپریل کے شروع مین ہی ایک دفعہ کسی بات پر ذکر آیا تو آپ نے وہ کلمات فرمائے جنکو ہم نے اس سے پیشتر درج کیا ہے مگر تاہم بعض البدر کے احباب کو اس سے جو یہ مغالطہ لگا ہے کہ یہ خاص البدر کے حق مین ہین یہ بات ہرگز درست نہین ہے بلکہ اس کا مشارٌ علیہ ہر ایک ایسا شخص ہے جو آپ کے کلمات کو اشاعت کی غرض سے ضبط کرتا ہے اور یہ عبارات جو کہ الحکم مین البدر کے متعلق لکھی ہین۔ اور نہ معلوم کس مصلحت سے کہو ل کر

(۱) اگر لکھا جاوے کہ حضرت اقدس اس وقت آئے اور دروازہ کھولکر پھر کچھہ یاد آیا اور واپس چلے گئے۔

(۲) آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین۔

اگرچہ ان کو حضرت اقدس کے کلمات کے ساتھ ہی لکھکر ان پر نکتہ چینی کی ہے مگر یاد رہے کہ یہ باتین اس کلام کی مشارٌ علیہ نہین ہو سکتین اور نہ نمازون کے بارہ مین حضرت اقدس نے یا کسی جلیل القدر صحابہ نے ریمارک مندرجہ الحکم پاس کیا ہے اور نہ ان عبارتون کو ان احتیاطون اور ذمہ واریون سے تعلق ہے جس سے کسی مشکلات کا اندیشہ ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس آئے اور چلے گئے یہ بات تو البدر مین درج نہین ہوا کرتی ہان نمازون کی ادائیگی کا ذکر ہوا کرتا ہے مگر جن وجوہات پر ان کو محل اعتراض بنایا جاتا ہے یعنی یہ کہ مخالف کہہ سکتا ہے کہ اس سے پیشتر حضرت نماز باجماعت نہین پڑھتے تھے سو مخالفون کے ایسے اعتراض کا کوئی حقیقت نہ رکھنا خود اپنے مضمون کے ابتدا مین الحکم تسلیم کر چکا ہے جہان لکہا ہے کہ ایک ہی قول یا فعل ہے جو ایک ارادتمند سعید الفطرۃ کے نزدیک اوز شفا اور رحمت ہے اور وہی قول یا فعل ہے جو کہ بدقسمت مخالف کی نظر مین ٹھوکر تغیر اور ابتلا کی چٹان ہے۔ ہم نے ادائگی نماز کا ضبط اس نیت سے رکہا ہوا ہے کہ یہ افواہین جو اُڑتی .... رہتی ہین کہ نعوذ باللہ حضرت مرزا صاحب کو جذام ہو گیا ہے۔ اور آج فوت ہو گئے ہین یا جیسا کہ اشاعۃ السنہ مین ایک دفعہ شائع ہوا تہا کہ مرزا صاحب کی تعلیم یہ ہے کہ

نرکھہ روزہ نہ مرہو کا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اور وہان نماز نہین پڑھی جاتی یا خود مرزا صاحب جماعت مین شامل نہین ہوتے تو ہر روز نمازون کا اندراج ایک قوی حربہ ان غلط بیانیون کے رد کے واسطے ہوگا۔ اور عام طور پر احمدی احباب کو علم ہوگا کہ بذات خود حضرت اقدس کس قدر پابندی جماعت کی کرتے ہین اور سوائے سخت مجبوری کے ہرگز شمولیت جماعت سے محروم نہین رہتے اور اسکو پڑھ کر ان کے دلون مین یگانگت اور جماعت بندی کی تحریک ہوگی ورنہ اس سے پیشتر جبکہ تقریرون کی اشاعت مین تاریخ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہ تہا کسی کو .... تفصیل کیا تھی یہ امر کب معلوم ہو سکتا تہا کہ اس ہفتہ مین حضرت اقدس کی طبیعت کیسی رہی۔ باوجود ہر ہفتہ کی بیماری اور عوارضات کے جسقدر تقریرین اور کار نمایان خدا کے مرسل سے صادر ہوتے رہتے ہین وہ بھی ایک بدیہی ثبوت اسکے منجانب اللہ ہونیکا ہے جو مومنون کی زیادتی ایمان کا موجب اور ایک سلیم الفطرۃ کے واسطے غور کا مقام ہے۔ نمازون کو مقررہ اوقات پر باجماعت ادا کرنے اور اپنے فرائض منصبی کو کما حقہ بجا لانا کوئی آسان بات نہین ہے یہ ایک مجاہدہ ہے پھر انہی کے ضبط سے معلوم ہوتا ہے کہ امراض کے دورہ کی یہ حالت ہے کہ صبح کو حضرت اقدس چنگے بہلے پھر کر آئے ہین اور سب کو امید ہے کہ ظہر مین شریک ضرور ہون گے مگر جماعت انتظار مین ہے کہ اب آپ تشریف لاتے ہین اور اتنے مین خبر آتی ہے کہ حضرت اقدس تشریف نہین لا سکتے آپ کا بدن سرد ہے سر مین چکر ہے اُٹھ نہین سکتے۔ چارپائی کے نیچے آگ رکھی ہوئی ہے مالش ہو رہی ہے کہ کسی طرح حرارت پیدا ہو۔ مگر کوئی فائدہ نہین ہوتا۔ نبض کا بھی پتہ نہین۔ اصحاب پر ایک مایوسی

طاری ہوتی ہو کہ اس محفل کا چراغ نہین روشن ہوا کوئی کچھ آرزو لیکر بیٹھا ہوتا ہی اور کوئی کچھ۔ آخر کار ہر ایک نماز اداکر کے بادل پژمردہ اٹھ جاتا ہے پھر ایسے شخص سی اللہ تعالیٰ کیا کام لے رہا ہے اور وہ اپنے فرائض منصبی کو باوجود اس حالت کے کس طرح امانت سے اداکر رہا ہی اس کا پتہ ایک پیرک کو اوقات نماز کے ضبط اور آپ کی تصنیفات اور تقریر دن سے ہی لگتا ہے اور بہت سی بدظنیان عوام الناس کی اس سے رفع ہوتی ہین غرضیکہ ہمارے نزدیک ضبط ادائگی نماز کے چند ایک فوائد ہین جوکہ ہم نے بیان کئے ممکن ہی کہ کسیکی نظر مین ہمارا یہ فعل بیہودہ ہو تو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ مگر تاہم جب سے البدر جاری ہے میرا یہ اصول ہے کہ اگر کسی خاص امر کے اندراج پر کوئی صاحب معقول طور پر اعتراض کرین تو اُسے چھوڑ دیتا ہون اور اگر وہ نیا امر ایزاد چاہین تو کر دیتا ہون جیسے کہ درس قرآن اور بیعت کے کالم کے بارہ مین البدر نمبر۱۲ مین لکھا جا چکا ہے اور جیسے کہ گذشتہ ایام مین جب مجھے یہ معلوم ہوا کہ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو ڈائری کا عنوان پسند نہین ہوا اور مجھے بھی یہ خیال ہوا کہ ملفوظات اور کلمات طیبات جیسے پاکیزہ لفظ کو چھوڑ کر کیون ڈائری کا لفظ ۔۔۔ اختیار کیا جاوے تو مین نے اُسے ترک کر دیا ہے اسیطرح اگر اب بھی یہ ضبط ادائگی نماز کا احمدیہ پبلک کو ناگوار گذرتا ہے تو مجھے اس کے ترک کر دینے مین کوئی عذر نہین ہی مگر تو یہ ایک ایسا مشورہ تھا کہ جس کی اطلاع مجھے زبانی یا تحریری طور پر صاحب مضمون خود دیسکتے تھے ہم کون سے کوسون کے فاصلہ پر بیٹھے ہین جو اسے بذریعہ اخبار ہی ہمارے کانون تک پہنچانیکی ضرورت پڑی۔ اور میرے نزدیک مضمونون کی نیچرل اور طبعی ترتیب ہی زیادہ پسند ہی جوکہ واقعات۔ سوالات اور ضروریات خود ان کو ایک مامور من اللہ کی زبان سے دلواتے ہین۔

اسیطرح جب کسی نئی ایجاد یا کسی بیمار کا ذکر ہوتا ہے تو اسپر بھی حضرت اقدس جب کبھی کوئی بات یا نکتہ فرماتے ہین یا ایسے الفاظ آپ کے ذہن مبارک سے نکلتے ہین جوکہ میری [illegible] توجہ الی اللہ۔ توکل [illegible] یا معرفت کے کسی نکتہ کا سبق ہوتا ہو تو اسے نوٹ کر لیا کرتا ہون کیونکہ ایک مومن کا دل کا کسی بات پر یہ یار کرنا اپنے اندر ایک بات رکھتا ہے جوکہ دوسرون کے کلام مین نہین ہوتی الحکم نے اس پر بھی اعتراض کیا ہے مگر جب ہم الاعمال بالنیات پر نظر کرتے ہین تو نہ ہم کسی کی شکایت کرتے ہین اور نہ یہ تسلیم کرتے ہین کہ ہم ان کو اندراج مین

درس قرآن

گذشتہ اشاعت سے آگے

يخادعون الله والذين أمنوا وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون (یہ منافق لوگ ایسی باتون سے) چھوڑ دیتے ہین اللہ کو اور ایمان والون کو (نتیجہ یہ ہوتا ہے) وہ اپنے آپکو محروم رکھتے ہین اور نہین سمجھتے۔

سچی اخلاص اور محبت اور اطاعت سے جو نتائج پیدا ہوتے ہین وہ صرف زبانی باتون اور ریاکاری کے اعمال سے حاصل نہین ہو سکتے۔ اگر صرف زبانی قول پر نجات کا مدار ہوتا تو پھر قول تو منافقون کا بھی اللہ تعالیٰ نے نقل کر کے دکھایا ہے بلکہ وہ وہ ایسے قول سے بجائے نجات کے عذاب کے حقدار بن گئے ایک ہی قول ہے کہ ایک ایسے شخص کے زبان سے نکلتا ہے جسکا دل اور زبان ایک ہے نیت مین اخلاص ہی اسی قول سے وہ واصل الی اللہ اور باری تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے وہی ایک قول ہی جوکہ ایسے شخص کی زبان سے نکلتا ہے جسکا قلب اور زبان ایک نہین ہے وہ خدا تعالیٰ سے بعد اور قطع تعلق کا باعث ہوتا ہے خدا اور یوم آخر پر ایمان کا اصل نتیجہ کیا تھا کہ خدا سے تعلقات بڑھتے اور اس کے انعامات اور اکرام کا مورد وہ ہوتا مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منافقون نے اس کا اُلٹا پھل پایا یعنی ترقی معکوس کہ بجائے قریب ہونے کے وہ اللہ تعالیٰ سے اور دور ہوتے گئے اور ان کے نفسون کو دھوکا لگا۔

يُخَادِعُونَ - کے معنے ہیں ترکون یعنی چھوڑتے ہین اور یخدعون کے معنے محروم رکھتے ہین۔ عام ترجمون مین جو اس کے معنے فریب اور دھوکہ دینے کے کئے جاتے ہین اُن کی تصدیق قرآن کی کسی آیت سے نہین ہوتی ہے بلکہ قاموس وغیرہ لغت کی کتب مین خادع کے معنے ترک کے لکھے ہین۔ قرآن سے بھی ان معنون کی تصدیق ہوتی ہے جیسے سورہ نساء مین ہی ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم یعنی منافق خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہین اور خدا ان کو چھوڑتا ہے۔

خدا کو چھوڑ دینے کے یہ معنے ہین کہ اس کے اوامر اور

نواہی کی پروا نکرنی۔

بعض وقت ایک انسان مصیبت مین گرفتار ہوتا ہی اور اس وقت شکایت کرتا ہے کہ خدا اس کی مدد کیون نہین کرتا اس کا باعث یہی ہوتا ہی کہ اس نے اپنے تعلقات خدا سے قائم نہین رکھے ہوئے ہوتے اور اسی وجہ سے خدا نے اس کی حفاظت سے اپنا ہاتھ اٹھایا ہوا ہوتا ہی جیسے کہ آج کل طاعون اس نظارہ کو دکھا رہی ہی۔

وما يخدعون الا انفسهم خدع کے معنے روک کے ہین یعنی یہ لوگ نہین روک رکھتے۔ فوائد سے یا نہین بخل کرتے۔ یا نہین محروم رکھتے مگر اپنی جانون کو۔ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندون سے قطع تعلق کر لیا تو تعلق سے جو فوائد حاصل ہونے تھے اُن سے وہ محروم ہوگئے محرومی نفاق کا نتیجہ ہے۔

وما يشعرون - انہین شعور نہین۔ شعور ایک حیوانی صفت ہی الخ۔۔۔ یہان منافقون کو شرم دلاتا ہے کہ تم تو حیوانات سے بھی گئے گذرے ہوئے انہین شعور ہوتا ہے تم اس سے بھی محروم ہو۔

ہمیشہ اس امر کا خیال رکھو کہ کلمہ جو منہ سے نکالتے ہو اس کا تعلق دل اور زبان دونون سے ہو اور تمہارا ہر ایک عمل اس کی تصدیق کرتا ہو۔

في قلوبهم مرض فزادهم الله مرضا ولهم عذاب اليم بما كانوا يكذبون - ان کے دلون مین روگ ہے اللہ ان کے روگ کو بڑھا دیگا اور ان کو دکھ دینے مارنے والا دکھ ملیگا اس لئے کہ جھوٹ بولتے ہین۔

نفاق ایک قلبی مرض کا نام ہے اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے مریض مین قوت فیصلہ بہت کمزور ہوتی ہے اور اُسے کسی کے مقابلہ کی طاقت نہین ہوتی ابتدا مین جبکہ اسلام کی جمعیت کم تھی اور وسائل تھوڑے تھے تو ایسی حالت مین جب انکو جھوٹ اور مداہنہ سے کام لینا پڑا حالانکہ اس وقت ادنے سے ادنے انسان بھی مقابلہ کر سکتا تھا۔ تو جب اسلام کی جمعیت ترقی کرے گی اور وسائل بڑھتے جاوینگے تو اپنی اس کمزوری کی وجہ سے ہر ایک بات اور حکم پر وہ آمنا صدقنا کہین گے حالانکہ ان کے دل مین وہ بات نہ ہوگی گویا اس طرح سے ان کو زیادہ جھوٹ بولنا پڑےگا اور جن جن باتون کو ان کے دل تسلیم نہین کرتے ان ان باتون کو زبان سے ماننا پڑیگا اور انجام یہ ہوگا کہ ہلاکت کا طعمہ بن جاوینگے۔

(باقی آئندہ)

غلطی پر ہین ہان ہم البدر کے خریدارون سے ان مضامین کے متعلق مشورہ طلب کرتے ہین کہ ان مضامین مین سے وہ کس کس کی آئندہ اشاعت پسند کرتے ہین اور کس کی نہین

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا غیر ممالک مین اثر

ایک امریکن احمدی

کچھ عرصہ ہوا کہ محمد الگزنڈر رسل وب صاحب نے ایک امریکن مسٹر انڈرسن صاحب نو مسلم کو یہ فہمائش کی تھی کہ اگر آپ اسلام کی روحانیت سے کچھ بہرہ حاصل کرنا چاہتے ہین تو حضرت مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کرین اس پر مسٹر اندرسن صاحب نے مفتی محمد صادق صاحب سے خط وکتابت شروع کی اس کا کیا نتیجہ ہوا وہ مسٹر انڈرسن کے خط سے ظاہر ہے جسکا ترجمہ ذیل مین درج ہے

نیویارک ۸ مارچ ۱۹۰۳ء

ڈیر سر

آپ کا ۲۸ جنوری کا لکھا ہوا نوازشنامہ مجھے ملگیا اور اب مین اس کا جواب لکھتا ہون اکثر اوقات مجھے مسٹر وب کے ذریعہ سے ریویو آف ریلیجنز کے نسخے ملتے رہے ہین جو کہ قادیان سے شائع ہوتا ہے مجھے اسکے بعض آرٹیکلون سے حقیقی طور پر دلچسپی ہے کیونکہ وہ واقعات حقہ پر لکھے جاتے ہین اور میرا خیال ہے کہ جس شخص کی فطرت مین تحقیق حق کا شوق ہوگا۔ اس کی نظر مین وہ بہت قابل قدر ہون گے مین خود اسے خریدنا چاہتا ہون اور امید ہے کہ اسی ماہ مین اس کی قیمت ارسال کر دون گا۔

احمدیت مین مجھے بہت سے فوائد حاصل ہوئے اور مین اس امر مین تم سے متفق الراء ہون کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب کے واسطے یہ امر مقدر ہے کہ وہ اسلام کے مختلف فرقون کو ایک کر دیوین اور ریویو آف ریلیجنز کے مطالعہ اور نیز دوسرے ذرائع سے مین اس نتیجہ پر پہنچا ہون کہ یہ مقدس انسان ہی **مہدی ہے یا کم از کم مہدی کا پیش خیمہ ہے۔**

یہ جو مین نے اوپر کے فقرہ مین دوسرے ذرائع کا لفظ کہا ہے اس سے میری مراد یہ ہے کہ ان دنون ایک صاحب مسٹر محمد برکت اللہ صاحب بمبئی کے باشندہ یہان وارد ہین اور جنسے مجھے مسٹر وب نے ملاقات کرائی ہے اُن سے مین نے بہت سے امور دریافت کئے جسمین سے ایک مسیح کے مقبرہ واقعہ سری نگر کشمیر کا امر بھی تھا مسٹر برکت اللہ سے تو اسے محال سمجھا ہے مگر میرا اپنا خیال یہی ہے کہ یہ بات بالکل سچ ہے (کہ مسیح سرینگر مین مدفون ہے) کیونکہ میرا الیقین ہے کہ اس کو صلیب سے ہرگز نہین مارا گیا ہے تاہم مسٹر برکت اللہ کا یقین ہے کہ حضرت میرزا غلام احمد صاحب ایک عجیب قابلیت اور لیاقت کے اور نیز منعم علیہ انسان ہین اور ان کی طاقت دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن جیسا کہ آپکو معلوم ہے ریویو آف ریلیجنز مین جسقدر دعاوی ہین اور جہان تک اُن سے میرا تعلق ہے مین ان تمام کی تائید کرتا ہون اور مین دیکھتا ہون کہ اسلام کے تمام فرقون مین عنقریب ایک وحدت پیدا ہونے والی ہے اور ہمارے شاندار مذہب کا اقبال پھر ویسا ہی چمکیگا جیسا کہ پہلے پانصد سال یعنی ساتوین صدی سے لیکر گیارہوین تک چمکتا رہا۔

اب مین اپنے خط کو ختم کرتا ہون اور امیدوار ہون کہ تم سے اس سلسلہ کے متعلق بہت کچھ خبرین مجھے ملینگی۔

(مین ہون تمہارا سچا دوست انڈرسن)

آریہ سماج واقعہ سٹیشن چھینا کے سالانہ جلسہ مین ایک احمدی ممبر کے

سوال وجواب

۲۹ مارچ ۱۹۰۳ء کو بروز اتوار مقام مذکور مین باہتمام سردار سوچیت سنگھ صاحب جلسہ ہو رہا تھا کہ اتفاق سے ہمارے مہربان میان جمال الدین صاحب احمدی ساکن سیکھوان تحصیل بٹالہ کا ادھر سے گذر ہوا۔ سردار صاحب کی درخواست پر میان جمال الدین صاحب نے اس امر کو منظور کر لیا اور اس خبر کے مشہور ہونے پر اردگرد کے اور بھی بہت سے لوگون نے جمع ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا لالہ مرلیدھر صاحب ساکن گورداسپور جلسہ کے پریذیڈنٹ ہوئے اور مفصلہ ذیل شرائط آریہ سماج کی طرف سے سنائے گئے۔

(۱) سامعین سے کوئی مجاز نہ ہوگا کہ فریقین کی گفتگو مین کسی قسم کا دخل دیوے۔ اگر کوئی شخص دخل دیوے گا تو اُسے جلسہ سے باہر نکالا جاویگا۔

(۲) تقریر کنندہ اثنائے تقریر مین فریق مخالف کے مذہب یا اس کے کسی بزرگ مہاتما پر کوئی ایسا لفظ بولنے کا حق نہ رکھیگا جس سے کوئی رنج پیدا ہو۔

(۳) کوئی فریق جو اپنے فریق مخالف پر حجت قائم کرنا چاہے مثلاً احمدی صاحب اگر آریہ سماج کے متعلق کوئی حوالہ دینا چاہین تو آریہ صاحبان کی تصانیف معتبرہ یا وید کے تراجم جو آریہ صاحبان کے کئے ہون ان کا حوالہ دیوے کسی سناتن دھرمی یا عیسائی وغیرہ کا ترجمہ وغیرہ قابل تسلیم نہ ہوگا ایسا ہی آریہ صاحبان جو جو حوالہ دیوین گے تو قرآن شریف کے ان تراجم سے جو مسلمانون نے کئے ہوئے ہین اور اسلامی مطابع مین چھپے ہوئے ہین اور احادیث وغیرہ سے دیوین گے اور کسی غیر از اسلام کا ترجمہ وغیرہ ہرگز قابل سماعت نہ ہوگا۔

(۴) مباحثہ ایک گھنٹہ ہوگا اور سائل اور مجیب مین سے ہر ایک کو پانچ پانچ منٹ اعتراض اور جواب کے لئے دئے جاوینگے۔

ان شرائط کی ترمیم میان جمال الدین صاحب نے اس طرح سے کی کہ شرط اول دوم اور چہارم مین مجھے اتفاق ہے لیکن تیسری شرط مین یہ کلام ہے کہ جیسے آریہ صاحبان اپنے لئے صرف آریہ صاحبان کی تصانیف اور تراجم تسلیم کرتے ہین اور ہندو مذہب کے دوسرے فرقون سے سروکار نہین رکھتے ایسا ہی چونکہ یہ خاکسار حضرۃ میرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خادم ہے اور اسلام کے دیگر فرقون اور ہم مین بہت سا اختلاف تراجم وغیرہ مین ہے اس لئے ان کی تصانیف اور تراجم ہمارے لئے حجت نہ ہون گے (صرف وہی تصنیف یا ترجمہ حجت ہوگی جو حضرت مرزا صاحب ع نے پسند کی ہو) (اس مباحثہ کا حال انشاءاللہ آئندہ نمبر مین درج ہوگا۔)

نظم

طبعزاد میان ہدایت اللہ صاحب مشہور ومعروف پنجابی شاعر ساکن لاہور

میان ہدایت اللہ صاحب حضرۃ اقدس کی بیعت مین داخل ہین اور انہون نے ایک لمبی نظم حضرۃ کی شان مین طیار کی ہے جو کہ عنقریب طبع ہونیوالی ہے اس نظم مین سے چند ایک اشعار مورخہ ۱۸۔ اپریل کی شام کو خود ہدایت اللہ صاحب نے حضرت کو سنائے جنمین آیت فلما توفیتنی کے مضمون کو سمجھایا ہے وہ یہان درج کئے جاتے ہین۔

دوبارہ جو دنیا مین آئے مسیح — وہ دیکھے نصاریٰ کی یہ ابتری
کرے اس جہان سے جب آخر سفر — خدا پوچھے اس سے بروز حشر
کہ تو نے سکھایا تھا اس قوم کو — کہ بیٹا خدا کا مجھے تم کہو
کہینگے مسیح تب یہ پیش خدا — مین جب تک کہ ان مین تھا زندہ رہا
مین توحید اُن کو سکھاتا رہا — رہ راست ان کو بتاتا رہا
اٹھایا جو تو نے مجھے فوت کر — ہوا ان کی حالت سے مین بے خبر
مسیح ان مین کاٹین جو چالیس سال — کہین کیون نہین جانتا انکا حال
ہے قرآن کی آیت کرو اس مین غور — بتاؤ جو کچھ اس کے معنی ہین اور
مسیح آنیوالے تھے جو آ گئے — سعید ان کو بس دیکھتے پا گئے
جو بدبخت شب پرہ ہین اندھے ہوئے — منور ہے سورج نہین دیکھتے
گہن ہین چاند سورج کا رمضان مین — شہادت یہ مہدی کی ہین نشانین
جو مامور پہلے بھی آتے رہے — وہ پیغام حق کے سناتے رہے
مخاطب جو ان کو ستاتے رہے — کیا اپنا آخر وہ پاتے رہے
وبا قحط طوفان سے مارے گئے — کچھ اندر زمین کے نگھار گئے
ڈبایا عدو موسیٰ فرعون کو — مسیح کے عدو سونپے طاعون کو

مطبع انوار الاسلام مین منشی محمد افضل۔ پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

البدر

خریدار نمبر ۸۵ - دفتر البدر کی معرفت جسقدر روپیہ لنگرخانہ یا کسی دوسری مد کا آتا ہے وہ امانتاً وہس جگہ پہنچا دیا جاتا ہے مگر جب تک جوابی کارڈ ہمراہ نہ ہو رسید نہیں دی جا سکتی جو صاحب مزید اطمینان کے واسطے رسید چاہتے ہیں وہ جوابی کارڈ ارسال کیا کریں +

نظم - ۱۸ - اپریل ۱۹۰۳ء کو حضرت اقدس نے بعد نماز مغرب ایک ذکر پر فرمایا کہ اخبار میں ایک حصہ نظم کا لگاتار ہونا چاہیے اور وہ ہماری سلسلہ کے متعلق ہوا کرے - الحمد للہ کہ البدر شروع سے اس خدمت کو بجا لا رہا ہے احمدی احباب جو فن عروض سے واقف ہیں ان کی خدمت میں التماس ہے کہ مثل سابق کے وہ ضرور اپنی طبع آزمائی کے نتائج البدر کے دفتر میں ارسال کرتے رہا کریں

رجسٹر بیعت اور درس قرآن - جس کی نسبت

البدر نمبر ۱۲ میں ہم نے مشورہ طلب کیا ہے اس کے بارے میں اکثر احباب اپنے اپنے مفید مشوروں سے ہمیں اطلاع دے رہے ہیں مگر بعض تو اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ رجسٹر بیعت ضرور الگ کیا جاوے اور بعض درس قرآن الگ کرنے کو کہتے ہیں ابھی اس میں کوئی فیصلہ ناطق نہ ہوا تھا کہ مورخہ ۱۲ اپریل کی شام کو اسمائے مبائعین کی اشاعت پر خود حضرت اقدس نے ایک تقریر فرما کر ہم کو........

........متنبہ کیا ہے اگرچہ اس تقریر کے تمام نصائح صرف ہماری اپنی ہی ذات سے تعلق رکھتے ہیں مگر چونکہ وہ ایک عام نصیحت بھی ہے اس کا خلاصہ ہم فائدہ عام کی خاطر درج کئے بغیر نہیں رہ سکتے +

فرمایا کہ اس سے پیشتر بیعت کرنے والوں کے نام اخبار میں چھپا کرتے تھے مگر اب نظر نہیں آتے اور ان لوگوں نے اس التزام کو چھوڑ دیا ہے اگر ان کی اخباروں سے ہمارے سلسلہ کی اتنی بھی امداد نہ ہوئی تو پھر یہ کس کام کے - پھر تو صرف دنیا ہی دنیا ہے کہ اسی کے کمانے کے واسطے یہ سب کاروبار ہوا - اگرچہ یہ مشکل امر ہے کہ کاموں میں انسان کو اخلاص حاصل ہو اور محض خدا کی رضا کو مدنظر رکھکر صرف دین کے واسطے اُن کو کیا جاوے مگر تاہم اگر ملونی ہی ہو تو بھی کچھ حصہ دین کا مل ہی جاتا ہے اور بالکل دنیا داری کی مد سے وہ کام نکل جاتا ہے بیعت کے نام یک جا چھپے ہوئے ہونے سے اس سلسلہ کا ایک رعب اور اثر ہوتا ہے - مخالف مکذبین کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ ان کی کوششوں کا کیا انجام ہے اور یہ ایک بڑا نشان الٰہی ہے یہ ان لوگوں سے بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی اشاعت کو ترک کر دیا ہے اب توبہ کریں اور آئندہ ایسا نہ کریں - ایک صفحہ پورا اخبار میں بیعت کے ناموں کے واسطے ہونا چاہئیے لکھتے لکھتے جو ان لوگوں نے بند کر دیا یہ ان کی سستی ہے - قاعدہ کی بات ہے کہ انسان سست ہوتا ہوتا بہت دور تک چلا جاتا ہے اس لئے آئندہ اس کی اصلاح کریں یہ شیطانی وساوس ہوتے ہیں ہمیشہ ان کا خیال رکھنا چاہئیے +

اس تقریر پر میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا کہ اس سے پیشتر ہی یہ امر میری زیر نظر تھا کہ رجسٹر بیعت کنندگان کی اشد ضرورت ہے اور اس تقریر نے اس ارادہ کی اس طرح اصلاح کر دی ہے کہ اشاعت بیعت کو اخبار کا ضمیمہ نہ رکھا جاوے کہ کم استطاعت احباب پر اس کی خریداری دوبھر ہو - بلکہ اخبار کے مضمون کا ایک جزو اعظم قرار دیکر اس کے ۸ صفحوں میں سے ایک صفحہ اسکو دیا جاوے اسی امر کی اطاعت کی نیت سے اس دفعہ یہ الگ شائع کیا جاتا ہے اور آئندہ اخبار کا صفحہ صرف اسمائے مبائعین کے واسطے ہوا کرے گا -

مگر

چونکہ اس طرح کی ہفتہ وار اشاعت پھر بھی رجسٹر بیعت کی ضرورت کو پورا نہیں کرتی اور یہ اخبار کی اشاعت تو صرف بیعت کنندگان کی فہرست ناظرین تک پہنچاتی رہے گی اس لئے میرا ارادہ ہے کہ رجسٹر بیعت اس سے علیحدہ بھی چھپا ہوا مرتب کیا جاوے جس میں ابتدائے سلسلہ بیعت سے کل اسمائے مبائعین ترتیب وار درج ہوں اور جو صاحب اسے اخبار کے ساتھ ہفتہ وار الگ خریدنا چاہیں وہ بطور ضمیمہ خرید کر سکیں گے۔

اب رہا درس قرآن

سو چونکہ اخبار کا ایک کالم صفحہ بیعت کی اشاعت کے واسطے رکھا گیا ہے اس لئے اس امر کی بہت ہی ضرورت پیش آگئی ہے کہ درس قرآن کو ضرور الگ کر دیا جاوے میں انشاء اللہ البدر نمبر ۱۵ یا نمبر ۱۶ - میں بتلا سکوں گا کہ کم از کم کس قیمت اور ترتیب اور کتنے صفحوں پر درس قرآن البدر م

محکمہ ڈاک کے توجہ کے قابل

باوجودیکہ اخبار البدر ہفتہ وار ہر ایک خریدار کے نام پر باحتیاط تمام ڈاک میں ڈالا جاتا ہے پھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ بعض مقامات سے اس قسم کی شکایت کے خط آتے ہیں کہ متواتر سہ ہفتہ یا ماہ گذر گئے اور اخبار نہیں آیا اسیطرح ڈنگہ ضلع گجرات سے متواتر دو ماہ تک اس امر کی شکایت آتی رہی ہے کہ وہی بازار میں دو پیتوں پر اخبار طلب کئے جاتے ہیں مگر ایک مکتوب الیہ کو برابر ملتا ہے اور دوسرے کو ایک بھی نہیں ملا یہ خصوصیت بد انتظامی کی صرف البدر ہی سے نہیں بلکہ ریویو آف ریلیجنز کے دفتر سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مقامات پر تقسیم ڈاک کی یہ بد انتظامی دیکھی گئی ہے کہ ایک شخص کے نام میگزین روانہ کیا ہے اس نے شکایت کی کہ وصول نہ ہوا - پھر روانہ کیا پھر نہ ملا حتیٰ کہ تیسری دفعہ پھر روانہ کیا اور پھر اوسے نہ ملا آخر کار مکتوب الیہ نے تنگ آکر ایک شخص کی معرفت اور نام سے جب میگزین طلب کیا تو اسے اب برابر پہنچتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ بعض مقام کے خاص خاص حلقہ کے پوسٹ مین کا قصور ہے اس لئے ہم یہ پرچہ اخبار کا ان تمام ڈاکخانہ کے انسپکٹر کے نام روانہ کرتے ہیں جہاں جہاں سے اس قسم کی شکایت آتی ہے تاکہ وہ مناسب انتظام اس امر کا کریں +

ص کے ساتھ بطور ضمیمہ کے احمدی جماعت کو دیا جا سکتا ہے اور اوس پر احباب کا مشورہ اور رائے لے کر پھر اس کا آغاز کیا جاویگا

(ایڈیٹر)

سرمہ نور ... اعلیٰ درجہ کا مقوی بصر دافع غبار - ککرے - یعنی روہے آشوب چشم - پانی بہنا - پڑ وال اور خارش اور ضعف بصر کا نادر علاج اعلیٰ طبقے کے اطبا کا مجرب نسخہ فی تولہ ۱۲ / آنکھوں سے پانی بہنے والے مریض اپنی مرض کو اپنی درخواستوں میں واضح طور پر لکھیں ان کے لئے اس طیاری میں دوا تبدیل کیجاتی ہے +- دفتر البدر سے طلب کرو +

مبایعین کے نام

نمبر شمار	نام	مقام
۱	ماسٹر مولوی آل نبی صاحب	چندوسی مرادآباد
۲	سید جماعت علی صاحب پوسٹماسٹر	״ ״
۳	مولوی محمد صادق صاحب مدرس	״
۴	طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چنگی	״
۵	قاضی رحمت اللہ صاحب (یادپور)	کپورتھلہ
۶	میاں قادر بخش صاحب (اجیانی)	امرتسر
۷	میاں نور احمد صاحب (لودی ننگل)	گورداسپور
۸	میاں عبدالخالق ״	״
۹	حکیم حبیب اللہ صاحب ״	״
۱۰	سید ارادت حسین صاحب (مونگیر بہار)	بجرہ
۱۱	غلام محمد صاحب	گوجرانوالہ
۱۲	حسن بی بی زوجہ مستری محمد سعید	
	راولپنڈی ورکشاب	
۱۳	سبدان بی بی زوجہ خواجہ احمد صاحب	
	کوٹ گگے شاہ گجرات	پاڑیانوالی
۱۴	میاں غلام علی صاحب قلعہ دیوان سنگھ	
	گوجرانوالہ ״	پہلوکی
۱۵	میاں چوہڑ صاحب کشمیری ״	״
۱۶	میاں عمر صاحب ״	״
۱۷	میاں بڈہا صاحب ״	״
۱۸	میاں فیروز الدین صاحب ״	״
۱۹	میاں اللہ دتا صاحب ״	״
۲۰	مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ بنت غلام علی	״
۲۱	ایشہ بی بی ״	״
۲۲	کرم بی بی ״	״
۲۳	عالم بی بی ״	״
۲۴	عمر بی بی ״	״
۲۵	امام بی بی ״	״
۲۶	حسین صاحب ״	״
۲۷	میاں گھسیٹا چوکیدار صاحب ״	״
۲۸	میاں علم دین صاحب ״	״
۲۹	میاں کرم علی صاحب ״	״
۳۰	میاں کریم بخش صاحب ״	״
۳۱	زینب بی بی بنت غلام محی الدین صاحب کوٹ	
	صاحب خان پنڈدادن خان	
۳۲	اکبر شاہ خان صاحب	نجیب آباد
۳۳	چودھری فضل احمد صاحب دراج	
	امیدوار ضلعدار نہر جہلم (ڈاکخانہ پیلو وال)	
۳۴	جہنڈو صاحب سنتے پھولی وال	ہرشر
۳۵	میاں نبی بخش صاحب (پھولی وال)	״
۳۶	منشی خدا بخش صاحب چک پرنچہ نمبر ۱۶۵	جھنگ
۳۷	مولوی عبدالحمید صاحب (جنگو)	کوہاٹ
۳۸	میاں شیر محمد صاحب السنی محمد کلانہ	جھنگ
۳۹	خدابخش جان نائب مدرس رعیہ	سیالکوٹ
	چک جگت رائے (پسرور)	
۴۰	پٹھانا (بستی دریا ہم کلانہ)	جھنگ
۴۱	میاں صلابت صاحب ״	
۴۲	حسین بخش صاحب جمعدار سٹیشن	
۴۳	شیخ نور محمد صاحب تحصیلدار ضلع ہوگلی	
	علاقہ نظام الملک۔	
۴۴	میاں محبوب علی صاحب کلرک دفتر	
	اکونٹنٹ ای آئی ریلوے جمالپور	
۴۵	حکیم محمد ابراہیم (شیدا مونگیر محلہ دلاور پوری	
	شیدا مونگیر)	
۴۶	میاں محمد سعید الحسن صاحب مختار	
	نواب سرائے	مونگیر
۴۷	سید عبدالفتاح بن مولوی میر طالب علی ضلع	
	گوداوری ترسالپور معلم جلہ	
۴۸	میاں عبدالستار صاحب (دیناپور)	صوبہ
۴۹	سید فتح حسین شاہ	سیالکوٹ
۵۰	ربی محمد صاحب (بٹہ معماران)	״
۵۱	کریم بخش صاحب معمار محلہ شاہ گراہ علے	اٹاوہ
۵۲	میاں مراد بخش صاحب ״	״
۵۳	حکیم محمد یوسف صاحب ״	״
۵۴	محمد عبدالسمیع صاحب متعلم انجینیر کلاس	لاہور
۵۵	عباس خان نائک پلٹن ۱۲ اینفنٹری نمبر ۲	
	چھاؤنی متعینہ سرحدی پارٹی نمبر ۱۵	
	کیمپ سیامیر	
۵۶	میاں عبدالرحیم صاحب لانس نائک	
	ہدنی مردان حال متعینہ نمبر ۱۵ سرحدی	
	پارٹی	
۵۷	محمد اکبر صاحب درویش مسجد	گوجرانوالہ
۵۸	سید محمد تقی صاحب قصبہ ماچھی واڑہ	لودیانہ
۵۹	شیخ غلام محمد (قصبہ ماچھی واڑہ محلہ	״
	ملا حان	
۶۰	غلام موسیٰ صاحب مدرس مدرسہ صدر	
	نوشہرہ	پشاور
۶۱	میاں عبدالحق صاحب کلرک ہیڈ آفس	پسرور
۶۲	مسماۃ امیرن زوجہ رمضان علی صاحب	
	الہ آباد محلہ کٹرہ	
۶۳	میاں اللہ دتا صاحب (لوڑیکی)	سیالکوٹ
۶۴	میاں محبوب عالم صاحب نائب مدرس	
	مدرسہ من ماجرہ	
۶۵	میاں ابراہیم صاحب	گجرات
۶۶	میاں احمد دین صاحب	
۶۷	میاں الہی بخش صاحب (نواں محلہ)	جہلم
۶۸	مسماۃ بیگم زوجہ الہی بخش صاحب	״
۶۹	میاں برہان بخش نمبردار (فروزوالہ)	گوجرانوالہ
۷۰	میاں اللہ دتا موچی (بازار موچیاں)	راولپنڈی
۷۱	میاں دین محمد (کرمل)	مین پوری
۷۲	میاں امیر بخش (محلہ چابک سواران)	لاہور
۷۳	فیروز الدین صاحب (کوٹلی فقیر چند)	
۷۴	میاں محمد صدیق صاحب ״	
۷۵	میاں غلام محی الدین (اکبری دروازہ)	لاہور
۷۶	محمد حسن خان صاحب (نونہ کشمیر)	اسلام آباد
۷۷	میاں غلام رسول صاحب گونیکی	گجرات
۷۸	مسماۃ برکت بی بی ہمشیر سلطان عمر خان	شاہ پور
۷۹	میاں فتح الدین صاحب (محلہ بٹہ	سیالکوٹ
۸۰	رحیم بخش صاحب عرضی نویس رعیہ	״
۸۱	مسماۃ عائشہ بی بی	امرتسر
۸۲	مسماۃ نظیر النساء (مونگیر)	گجرات
۸۳	غلام محمد خان صاحب (جگلو)	لودیانہ
۸۴	مریم بی بی ״	״
۸۵	عبدالحکیم صاحب (ملتان بہاودنی	
۸۶	اہلیہ سید جلال شاہ صاحب	
	اسسٹنٹ سرجن ہسپتال براملک افریقہ	
۸۷	فتح علی صاحب (ملک پور)	گجرات
۸۸	میاں دین محمد اکبر آباد مین پوری	
	منشی عمرالدین صاحب مدرس ڈبہ رسنگ	گوجرانوالہ
۸۹	میاں بخش صاحب رنگریز لاہور چھیو والی	
۹۰	میاں کریم بخش صاحب رنگریز	״
۹۱	محمد زکریا صاحب سنور ریاست	پٹیالہ
۹۲	حافظ کریم بخش صاحب	
۹۳	میاں عمرالدین صاحب	
۹۴	میاں الہ داد حجام	
۹۵	میاں عبدالکریم صاحب	گوجرانوالہ
۹۶	چوہدری سکندر (رجوعہ) گجرات	پٹیالہ
۹۷	خدابخش صاحب (رجوعہ)	״
۹۸	حسن محمد صاحب ״	
۹۹	غلام محمد صاحب ״	״
۱۰۰	خان محمد صاحب ״	״
۱۰۱	میاں خنجر صاحب ״	״
۱۰۲	میاں نصیر دین صاحب ״	״
۱۰۳	میاں خوشی محمد صاحب ״	״
۱۰۴	میاں شاہ محمد صاحب ״	״
۱۰۵	میاں سلطان صاحب رجوعہ	״
۱۰۶	میاں محمد دین صاحب ״	״
۱۰۷	میاں عمر صاحب ״	״
۱۰۸	میاں امام الدین صاحب ״	״
۱۰۹	مسماۃ فتح بی بی زوجہ محمد یار ״	״
۱۱۰	کریم الدین صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ	
	ساہیوال شاہ پور	
۱۱۱	میاں غلام نبی صاحب امام مسجد	
	پریمی کوٹ گوجرانوالہ (حافظ آباد)	
۱۱۲	میاں محمد علی صاحب محلہ پنڈتان	
	گجرات اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۳	محمد اسماعیل صاحب ڈنیفہ نویس لودیانہ	
۱۱۴	سیف الدین صاحب حال وارد شہر	
	میرٹھ اصل باشندہ سیالکوٹ	
۱۱۵	برکت علی صاحب برادر عبدالعزیز صاحب	
	چھاؤنی	
۱۱۶	علم الدین (دہولن) سیالکوٹ	ظفروال
۱۱۷	قطب الدین اصل باشندہ ״	
	حال وارد میرٹھ	پارسیا
۱۱۸	حکیم یوسف علی صاحب منیجر صبح صادق	
	اٹاوہ۔ برادر صادق صاحب ایڈیٹر	
	اخبار اظہار الحق	
۱۱۹	عبدالستار صاحب درہ خیل	
۱۲۰	حبیب الرحمن صاحب ״	
۱۲۱	عنایت اللہ صاحب ״	
۱۲۲	عثمان صاحب ״	
۱۲۳	خلیل الرحمن صاحب ״	
۱۲۴	اسعد صاحب ״	
۱۲۵	میاں عبدالرب صاحب ״	
۱۲۶	لقی اللہ صاحب ״	
۱۲۷	غلام محمد صاحب ״	
۱۲۸	نورالدین صاحب ״	

بطور نمونہ سرمہ زنگاری کی ایک ایک پڑیہ بیرونجات کے لئے مفت ۔ مر کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں قیمت فی تولہ ۱۲ ار